QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

سورۃ النساء کا موضوعاتی مطالعہ اور معاصر مسائل میں اس سے رہنمائی

Thematic study of Surah al-Nisa; A Guide for contemporary Issues

Muhammad Aslam Rabbani

Assistant Professor, Govt Graduate College Daska/Doctoral Candidate, Islamic Institute & Shariah, Muslim Youth University Islamabad. Email: rabbanimuhammadaslam@gmail.com

This scholarly article offers an in-depth exploration of Surah An-Nisa, a pivotal chapter in the Quran that addresses a wide array of social, moral, and legal issues, particularly those pertaining to women and family life. Surah An-Nisa, which translates to "The Women" in English, is the fourth chapter of the Quran and consists of 176 verses. This Surah is notable for its detailed discussion on the rights and responsibilities of individuals within the Islamic community, with a significant emphasis on improving the status of women and protecting the vulnerable. Through a meticulous examination of its verses, the article sheds light on the profound virtues, multifaceted themes, and the enduring relevance of Surah An-Nisa in contemporary society.The article begins by providing a comprehensive introduction to Surah An-Nisa, outlining its historical context and the circumstances surrounding its revelation. It emphasizes the Surah's unique position in the Quranic canon for its detailed legislative content, which aims at establishing justice, equality, and moral conduct among the believers. Following this introduction, the article transitions into a discussion on the virtues of Surah An-Nisa, highlighting how it advocates for the rights of the oppressed and marginalized, particularly women and orphans. This part of the discussion underscores the Surah's role in challenging the pre-Islamic practices that demeaned women and deprived orphans of their rights, showcasing the transformative power of its divine guidance.Diving into the core of the article; a thorough analysis of the various themes

DOAJ OPEN GLOBAL TRUSTED
Academic Resource Index ResearchBib
Journament
CiteFactor Academic Scientific Journals
اشاریہ اردو جرائد
Eoi Electronic Object Identifier
I2OR
Cosmos

presented in Surah An-Nisa is conducted. This section meticulously examines the legislative and moral directives concerning the rights of orphans, ensuring they are treated with fairness and compassion. The article elaborates on the Islamic principles governing dowry (Mahr), illustrating how Surah An-Nisa establishes a woman's right to it as a form of security and respect. The discussion extends to contemporary issues related to dowry, exploring how the teachings of Surah An-Nisa can be applied to address and rectify modern-day challenges surrounding this practice. Furthermore, the article delves into women's rights, highlighting how Surah An-Nisa was revolutionary in setting forth unprecedented rights for women in areas such as marriage, inheritance, and social conduct. It discusses the Surah's prohibition of certain types of marriage, the equitable treatment of women, and the establishment of clear guidelines for inheritance, ensuring women are rightful beneficiaries. Additionally, the analysis covers the rights of relatives, emphasizing the importance of maintaining familial bonds and the equitable distribution of wealth among family members.

Key Words: Qur'ān, Surah an-Nisā', Women, Social, Moral, Legal Issues.

سورۂ نساء تعارف و فضائل:

سورۂ نساء مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔[1] اس میں 24 رکوع، 176 آیتیں ہیں۔ عربی میں عورتوں کو "نساء" کہتے ہیں اور اس سورت میں بہ کثرت وہ احکام بیان کئے گئے ہیں جن کا تعلق عورتوں کے ساتھ ہے اس لئے اسے "سورۂ نساء" کہتے ہیں۔ سورۂ نساء کی ایک آیتِ مبارکہ کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے ارشاد فرمایا

> "مجھے قرآنِ مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، میں آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ یہ تو آپ پر نازل فرمایا گیا ہے! ارشاد فرمایا "ہاں (تم پڑھ کر سناؤ)۔ چنانچہ میں نے سورۂ نساء پڑھی حتّٰی کہ جب میں اس آیت پر پہنچا: ﴿ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا ؕ(۴۱) ﴾"[2]

"تو کیسا حال ہو گا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور اے حبیب! تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں گے"۔

[1] Khāzin, Al-Nisā', 1/340.

[2] Al-Nisā', 41:4

تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا"بس کرو، اب تمہارے لئے یہی کافی ہے۔میں حضور پرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ آپ کی مبارک آنکھوں سے آنسو رواں ہیں۔[3]

(2)...حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:

"سورۂ بقرہ، سورۂ نساء، سورۂ مائدہ، سورۂ حج اور سورۂ نور سیکھو کیونکہ ان سورتوں میں فرض علوم بیان کئے گئے ہیں۔"[4]

(3)...حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں:

"جس نے سورۂ نساء پڑھی تو وہ جان لے گا کہ وراثت میں کون کس سے محروم ہوتا ہے اور کون کس سے محروم نہیں ہوتا۔"[5]

(4)...حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:

"جس نے سورۂ بقرہ، سورۂ آل عمران اور سورۂ نساء پڑھی تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حکمت والے لوگوں میں سے لکھا جائے گا۔"[6]

سورۂ نساء کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ:

اس میں یتیم بچوں اور عورتوں کے حقوق اور ان سے متعلق احکام بیان کئے گئے ہیں۔

جیسے یتیم بچوں کے مال کو اپنے مال میں ملا کر کھا جانے کو بڑا گناہ قرار دیا گیا۔

ناسمجھ یتیم بچوں کا مال ان کے حوالے کرنے سے منع کیا گیا

جب وہ شادی کے قابل اور سمجھدار ہو جائیں تو ان کا مال ان کے سپرد کر دینے کا حکم دیا گیا۔

یتیموں کے مال ناحق کھا جانے پر وعید بیان کی گئی۔

اسی طرح عورتوں کا مہر انہیں دینے کا حکم دیا گیا اور مہر سے متعلق چند اور مسائل بیان کئے گئے۔میراث کے مال میں عورتوں کے باقاعدہ حصے مقرر کئے گئے۔

ان عورتوں کا ذکر کیا گیا جن سے نسب، رَضاعت اور مُصاہرت کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہے اور جن عورتوں سے کسی سبب کی وجہ سے عارضی طور پر نکاح حرام ہے۔ایک سے زیادہ عورتوں کے ساتھ شادی کرنے کے احکام بیان کئے گئے اور نافرمان عورت کی اصلاح کا طریقہ ذکر کیا گیا۔

اس کے علاوہ سورۂ نساء میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

[3] Muhammad Bin Ismā'īl Bukhārī, Al-Jami' al-Ṣahih, Bāb qawl al-Muqrī li-al-Qārī, Hadith No: 5050, 416/3.

[4] Imām Hākim, Al-Mustadrak, Kitāb al-Tafsīr, Tafsīr Surah al-Nūr, Hadith no: 3545, 158/3.

[5] Ibn-e-Abī Sheibah, Muṣannaf, Kitāb al-Farāid, Hadith no:5, 324/7.

[6] Abu Bakar Ahmad bin Hussain BaheiqI, Shoab al-Imān, Fasl fī fadā'il al-Sūar wa-al-Ayāt, Hadith no: 2424, 468/2.

(1) ... والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریبی اور دور کے پڑوسیوں، مسافروں اور لونڈی غلاموں کے ساتھ حسنِ سلوک اور بھلائی کرنے کا حکم دیا گیا۔

(2) ... میراث کے احکام تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے۔

(3)... کن لوگوں کی توبہ مقبول ہے اور کن کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔

(4)... شوہر، بیوی کے ایک دوسرے پر حقوق اور ازدواجی زندگی کے رہنما اصول بیان کئے ہیں۔

(5)... مال اور خون میں مسلمانوں کے اجتماعی معاملات کے احکام بیان کئے گئے۔

(6) ... کبیرہ گناہوں سے بچنے کی فضیلت بیان کی گئی، حسد سے بچنے کا حکم دیا گیا نیز تکبر، بخل اور ریاکاری کی مذمت بھی بیان کی گئی۔

(7) ... جہاد کے بارے میں احکامات بیان کئے گئے۔

(8) ... قاتل کے بارے میں احکام، ہجرت کے بارے میں احکام اور نمازِ خوف کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

(9) ... نیک اعمال کرنے اور گناہوں سے توبہ کرنے کی تلقین کی گئی ہے

(10) ... اخلاق اور ملکی معاملات کے اصول اور جنگ کے بعض احکام بیان کئے گئے ہیں۔

(11) ... منافقوں، عیسائیوں اور بطور خاص یہودیوں کے خطرات سے مسلمانوں کو آگاہ کیا گیا ہے۔

(12) ... اس سورت کے آخر میں حضرت عیسیٰ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں عیسائیوں کی گمراہیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

مضامین پہ آیات کا انطباق عصرِ حاضر کے تناظر میں:

مذکورہ بالا مضامین پہ سورۃ النساء کی کون کون سی آیات منطبق ہوتی ہیں؟ اس کی نشاندہی ہم مندرجہ ذیل میں اُس آیت اور آیت کے ساتھ مختصر تفسیر کیساتھ کریں گے۔

یتیم کے حقوق کے متعلق:

سورۃ النساء میں یتیم کے حقوق کے متعلق جو آیات نازل ہوئیں وہ یہ ہیں:

"﴿وَ اٰتُوا الْیَتٰمٰۤی اَمْوَالَهُمْ وَ لَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ-وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْؕ-اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِیْرًا﴾"[7]

ترجمہ کنزالایمان: "اور یتیموں کو ان کے مال دیدو اور پاکیزہ مال کے بدلے گندا مال نہ لو اور ان کے مالوں کو اپنے مالوں میں ملاکر نہ کھاجاؤ بیشک یہ بڑا گناہ ہے"۔

"﴿وَ ابْتَلُوا الْیَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَۚ-فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْۚ-وَ لَا تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا وَّ بِدَارًا اَنْ یَّكْبَرُوْاؕ-وَ مَنْ كَانَ غَنِیًّا

7 Al-Nisā', 2:4.

فَلْیَسْتَعْفِفْ–وَ مَنْ كَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِؕ–فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَیْهِمْؕ–وَ كَفٰى بِاللّٰهِ حَسِیْبًا﴿"[8]

ترجمہ کنزالایمان:"اور یتیموں (کی سمجھداری) کو آزماتے رہو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم ان کی سمجھداری دیکھو تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو اور ان کے مال فضول خرچی سے اور (اس ڈر سے) جلدی جلدی نہ کھاؤ کہ وہ بڑے ہو جائیں گے اور جسے حاجت نہ ہو تو وہ بچے اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھا سکتا ہے پھر جب تم ان کے مال ان کے حوالے کرو تو ان پر گواہ کر لو اور حساب لینے کے لئے اللہ کافی ہے"۔

"﴿وَ لْیَخْشَ الَّذِیْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّیَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَیْهِمْ۪- فَلْیَتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْیَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا﴿" [9]

ترجمہ:"اور وہ لوگ ڈریں جو اگر اپنے پیچھے کمزور اولاد چھوڑتے تو ان کے بارے میں کیسے اندیشوں کا شکار ہوتے۔ تو انہیں چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور درست بات کہیں"۔

"﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًاؕ–وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا﴿"[10]

ترجمہ:"بیشک وہ لوگ جو ظلم کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں بالکل آگ بھرتے ہیں اور عنقریب یہ لوگ بھڑکتی ہوئی آگ میں جائیں گے"۔

"ایک شخص کی نگرانی میں اُس کے یتیم بھتیجے کا بہت زیادہ مال تھا، جب وہ یتیم بالغ ہوا اور اس نے اپنا مال طلب کیا تو چچا نے دینے سے انکار کر دیا اِس پر سورہ نساء میں اس پہ تنبیہ فرمائی گئی۔ جسے سن کر اُس شخص نے یتیم کا مال اُس کے حوالے کر دیا اور کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کرتے ہیں۔"[11]

اِن آیات کا مفہوم یہ ہے کہ جب یتیم اپنا مال طلب کریں تو ان کا مال ان کے حوالے کر دو جب کہ دیگر شرعی تقاضوں کو پورا کر لیا ہے اور اپنے حلال مال کے بدلے یتیم کا مال نہ لو جو تمہارے لئے حرام ہے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ اپنا گھٹیا مال یتیم کو دے کر اس کا عمدہ مال لے لو۔ یہ تمہارا گھٹیا مال تمہارے لئے عمدہ ہے کیونکہ یہ تمہارے لئے حلال ہے اور یتیم کا عمدہ مال تمہارے لئے گھٹیا اور خبیث ہے کیونکہ وہ تمہارے لئے حرام ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جب یتیم کا مال اپنے مال سے ملا کر کھانا حرام ہوا یعنی گھٹیا معاوضہ دے کر کھانا بھی حرام ہے تو بغیر معاوضہ کے کھالینا تو بطریق اَولیٰ حرام ہوا۔

[8] Al-Nisā’, 6:4.
[9] Al-Nisā’, 9:4.
[10] Al-Nisā’, 10:4.
[11] Qādī Bedāvī, Tafsīr Bedāvī, Surah Nisā’ Ayat 2, 141/2.

عصر حاضر میں یتیم کے حقوق کی آواز:

آج کے دور میں یتیموں کے حقوق کے تحفظ کیلئے مختلف ادارے قائم کئے گئے۔ جہاں یتیموں کے رہنے، پہننے اور دیگر ضروریاتِ زندگی کو پورا کیا جاتا ہے۔ وہیں کچھ لاعلم یا قصداً ابھی کچھ لوگ ایسا کرتے ہیں کہ خاندان میں کوئی یتیمی کا شکار ہوتا ہے تو خاندان کے بڑے مال تقسیم آپس میں کر لیتے ہیں۔۔ یتیم بچوں کو پوچھتے تک نہیں جو کہ سراسر حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

آج کے دور میں یتیم کے مال کی کیش کو بینک اکاؤنٹ میں جمع کروا کے اپنی ملکیت میں شامل کر لینا۔۔۔

یتیم کے مال سے اپنے نام کی کمیٹی ڈال کر اپنے تصرف میں لانا۔۔۔

یتیم کے مال کو کہیں کاروبار میں انویسٹ کر دینا۔۔۔

یہ سب صورتیں آج کے دور میں ناجائز تصرف میں شمار ہوتی ہیں، جس کی سخت ممانعت سورۃ النساء میں حکمی طور پہ کی گئی۔

عورتوں کو مہر دینے کے متعلق موضوع:

اللہ پاک نے سورہ نساء میں فرمایا:

"﴿ وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓــٴًـا مَّرِیْٓــٴًـا ﴾"[12]

ترجمہ: "اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو پھر اگر وہ خوش دلی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے پاکیزہ، خوشگوار (سمجھ کر) کھاؤ"۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شوہروں کو حکم دیا کہ وہ اپنی بیویوں کو ان کے مہر خوشی سے ادا کریں پھر اگر ان کی بیویاں خوش دلی سے اپنے مہر میں سے انہیں کچھ تحفے کے طور پر دے دیں تو وہ اسے پاکیزہ اور خوشگوار سمجھ کر کھائیں، اس میں ان کا کوئی دُنیوی یا اُخروی نقصان نہیں ہے۔" [13]

عصر حاضر میں حق مہر کا مسئلہ:

آج کے دور میں حقِ مہر کے حوالے سے مختلف رسمیں عام ہیں جن میں کچھ ناجائز ہیں۔ جیسا کہ

1) عورت کے حق مہر کو خود معاف کرانا۔۔ (عورت کے معاف کرنے سے ہو تو جائے گا مگر معاف کرانے کی بقاعدہ اس رسم کو ممنوع قرار دیا گیا۔)

2) حقِ مہر معجل کو تاخیر کر کر کے غیر معجل کر دینا اور بھول جانا۔۔

3) عورت کے حق مہر میں واپسی کی شرط رکھنا یہ سب ناجائز صورتیں ہیں۔۔

4) مہر معجل کی ادائیگی میں تاخیر کرنا۔۔۔

5) مہر غیر معجل کو معدوم کر دینا۔۔۔

یہ وہ تمام صورتیں ہیں جو آجکل رونما ہوتی نظر آتی ہیں جن سے شریعت نے منع فرمایا ہے۔

---

[12] Al-Nisā’, 4:4.

[13]‘ Alā’ Ud-Dīn Khāzin, Tafsīr Khāzin, Surah Al-Nisā’, Ayat 4, 344/1.

عورتوں کو میراث میں حصہ دینے کے متعلق موضوع:

"﴿ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ۪- وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَؕ-نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا﴾"[14]

ترجمہ:"مردوں کے لئے اس (مال) میں سے (وراثت کا) حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ گئے اور عورتوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ گئے، مال وراثت تھوڑا ہو یا زیادہ۔(اللہ نے یہ) مقرر حصہ (بنایا ہے۔)"۔

زمانہ جاہلیت میں عورتوں اور بچوں کو وراثت سے حصہ نہ دیتے تھے، اس آیت میں اُس رسم کو باطل کیا گیا۔ اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بیٹے کو میراث دینا اور بیٹی کو نہ دینا صریح ظلم اور قرآن کے خلاف ہے دونوں میراث کے حقدار ہیں اور اس سے اسلام میں عورتوں کے حقوق کی اہمیت کا بھی پتا چلا۔

عورتوں کے حقوق عامہ پورے کرنے کے متعلق:

"﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًاؕ-وَ لَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍۚ-وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِۚ-فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا﴾"[15]

ترجمہ:"اے ایمان والو! تمہارے لئے حلال نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ اور عورتوں کو اس نیت سے روکو نہیں کہ جو مہر تم نے انہیں دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو سوائے اس صورت کے کہ وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے گزر بسر کرو پھر اگر تمہیں وہ ناپسند ہوں تو ہوسکتا ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے"۔

اسلام سے پہلے اہل عرب کا یہ دستور تھا کہ لوگ مال کی طرح اپنے رشتہ داروں کی بیویوں کے بھی وارث بن جاتے تھے پھر اگر چاہتے تو مہر کے بغیر انہیں اپنی زوجیت میں رکھتے یا کسی اور کے ساتھ شادی کر دیتے اور ان کا مہر خود لے لیتے یا انہیں آگے شادی نہ کرنے دیتے بلکہ اپنے پاس ہی رکھتے تاکہ انہیں جو مال وراثت میں ملا ہے وہ ان لوگوں کو دیدیں اور تب یہ ان کی جان چھوڑیں یا عورتوں کو اس لئے روک رکھتے کہ یہ مر جائیں گی تو یہ روکنے والے لوگ ان کے وارث بن جائیں۔ الغرض وہ عورتیں ان کے ہاتھ میں بالکل مجبور ہوتیں اور اپنے اختیار سے کچھ بھی نہ کر سکتی تھیں اس رسم کو مٹانے کے لیے یہ آیت نازل فرمائی گئی۔[16]

اسی طرح اسی سورت کے ایک اور مقام پہ فرمایا:

"﴿وَ اِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍۙ-وَّ اٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْــٴًـاؕ-اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا﴾"[17]

---

[14] Al-Nisā', 7:4.

[15] Al-Nisā', 19:4.

[16] Muhammad Bin Ismāʿīl Bukhārī, Al-Jamiʿ al-Ṣahih, Bāb: Lā Yahillu Lakum an Toathirū al-Nisāʿ Karhan, Hadith No: 4579, 203/3.

[17] Al-Nisā', 20:4.

ترجمہ:"اور اگر تم ایک بیوی کے بدلے دوسری بیوی بدلنا چاہو اور تم اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔ کیا تم کوئی جھوٹ باندھ کر اور کھلے گناہ کے مرتکب ہو کر وہ لو گے"۔

چونکہ عورتوں کے حقوق کا بیان چل رہا ہے۔ یہاں مزید ان کے حقوق بیان فرمائے گئے ہیں، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ اگر تمہارا ارادہ بیوی کو چھوڑنے کا ہو تو مہر کی صورت میں جو مال تم اسے دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔ اہلِ عرب میں یہ بھی طریقہ تھا کہ اپنی بیوی کے علاوہ کوئی دوسری عورت انہیں پسند آجاتی تو اپنی بیوی پر جھوٹی تہمت لگاتے تاکہ وہ اس سے پریشان ہو کر جو کچھ لے چکی ہے واپس کر دے اور طلاق حاصل کر لے۔[18]

"﴿ وَ کَیْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَ قَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّ اَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا﴾"[19]

ترجمہ:"اور تم وہ (مال) کیسے واپس لے سکتے ہو حالانکہ تم (تنہائی میں) ایک دوسرے سے مل چکے ہو اور وہ تم سے مضبوط عہد (بھی) لے چکی ہیں"۔

مہر کی واپسی کا بیان کرتے ہوئے مزید فرمایا تم وہ مال عورتوں سے کیسے واپس لے سکتے ہو حالانکہ تم تنہائی میں ایک دوسرے سے مل چکے ہو اور وہ تم سے مضبوط عہد بھی لے چکی ہیں۔ اس آیتِ مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خلوتِ صحیحہ ہو جانے سے پورا مہر دینا پڑتا ہے۔ خلوتِ صحیحہ یہ ہے کہ میاں بیوی کسی ایسی جگہ جمع ہو جائیں جہاں ہم بستری کرنے سے کوئی چیز رکاوٹ نہ ہو۔

عصرِ حاضر میں حقوقِ نسواں کا بیان:

آج کے دور میں بھی یہ رواج کئی جگہوں پہ عام ہے کہ عورتوں کو وراثت سے بالکل محروم کیا جاتا ہے جو کہ شرعاً سخت ناجائز ہے۔

عورت سے اسکا وراثت کا حصہ معاف کرانا۔

یا عورت کو اسکے حق سے کم مالِ وراثت دینا۔

عورت کے حقوقِ عامہ کو مرد کی انا پرستی میں مات دے دینا۔۔۔

یہ سارے کام آجکل کے دور میں بھی ہو رہے ہیں جس سے ممانعت کا بیان سورۃ النساء کے مذکورہ بالا مضمون کے ذمرے میں آتا ہے۔

محرمات عورتوں کے متعلق موضوع:

اللہ پاک نے سورہ نساء میں فرمایا:

"﴿ وَ لَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَؕ-اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًاؕ-وَ سَآءَ سَبِیْلًا﴾"[20]

---

[18] Qādī Bedāvī, Tafsīr Bedāvī, Surah Nisā’ Ayat 20, 163/2.

[19] Al-Nisā’, 21:4.

[20] Al-Nisā’, 22:4.

ترجمہ:"اور اپنے باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح نہ کرو البتہ جو پہلے ہو چکا (وہ معاف ہے۔) بیشک یہ بے حیائی اور غضب کا سبب ہے، اور یہ بہت برا راستہ ہے"۔

اسی طرح ایک اور مقام پہ فرمایا:

"﴿ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ وَ عَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ وَ بَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ اُمَّهٰتُ نِسَآىِٕكُمْ وَ رَبَآىِٕبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ٘-فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ٘-وَ حَلَآىِٕلُ اَبْنَآىِٕكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْۙ-وَ اَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَؕ-اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا﴾"[21]

ترجمہ:"تم پر حرام کر دی گئیں تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور تمہاری بھتیجیاں اور تمہاری بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور دودھ (کے رشتے) سے تمہاری بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہاری بیویوں کی وہ بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں (جو اُن بیویوں سے ہوں) جن سے تم ہم بستری کر چکے ہو پھر اگر تم نے ان (بیویوں) سے ہم بستری نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں سے نکاح کرنے میں تم پر کوئی حرج نہیں اور تمہارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں اور دو بہنوں کو اکٹھا کرنا (حرام ہے۔) البتہ جو پہلے گزر گیا۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے"۔

اس کے آگے فرمایا:

"﴿ وَّ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْۚ-كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْۚ-وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَؕ-فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِیْضَةًؕ-وَ لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا تَرٰضَیْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِیْضَةِؕ-اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا﴾" [22]

ترجمہ:"اور شوہر والی عورتیں تم پر حرام ہیں سوائے کافروں کی عورتوں کے جو تمہاری ملک میں آجائیں۔ یہ تم پر اللہ کا لکھا ہوا ہے اور ان عورتوں کے علاوہ سب تمہیں حلال ہیں کہ تم انہیں اپنے مالوں کے ذریعے نکاح کرنے کو تلاش کرو نہ کہ زنا کے لئے تو ان میں سے جن عورتوں سے نکاح کرنا چاہو ان کے مقررہ مہر انہیں دیدو اور مقررہ مہر کے بعد اگر تم آپس میں (کسی مقدار پر) راضی ہو جاؤ تو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ بیشک اللہ علم والا، حکمت والا ہے"۔

ان آیات میں اور عورتوں کا بیان ہوا جن سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ چاہے وہ اصلی ہوں یا رضاعی، انکی تفصیل یہاں بیان ہوئی ہے۔

عصر حاضر میں محرمات کا مسئلہ:

آج کے دور میں بھی ایسا ہو رہا ہے کہ

بہن نے دوسری بہن کے روتے بچے کو اسکی ماں کی غیر موجودگی میں چُپ کرانے کیلئے اپنا دودھ پلا دینا۔۔۔

---

[21] Al-Nisā', 23:4.

[22] Al-Nisā', 24:4.

یہی صورت کسی بھی رشتہ دار کے بچے کیساتھ کر دینا۔۔۔ پھر اس بات کو سوں بھول جانا کہ ہم نے دودھ پلایا بھی تھا بھی یا نہیں۔۔۔ پھر بڑے ہو کر ان بچوں کی شادی و نکاح کا سلسلہ وقوع پذیر ہونے کی صورت بننا۔۔۔۔

لاوارث دودھ پیتے بچے کو اپنا بچہ اس انداز میں قرار دینا کے اسکے باپ کیساتھ نئی دودھ پلانے والی کے خاوند کا نام لکھنا یا لکھوانا۔۔۔(جس سے وہ باپ آج بھی اصلی باپ نہیں بن سکتا)

یہ تمام صورتیں شرعاً سورۃ النساء کی اس آیت کے ذُمرے میں ممنوع قرار پاتی ہیں۔

رشتہ داری کے حقوق پورے کرنے کے متعلق موضوع:

"﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءًۚ-وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَؕ-اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا﴾"[23]

ترجمہ:"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتوں (کو توڑنے سے بچو۔) بیشک اللہ تم پر نگہبان ہے"۔

اس آیت کے اس حصے (وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو۔) میں رشتہ داروں سے متعلق اللہ سے ڈرنے یعنی ان سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دی گیا۔

ناسمجھ ماتحت کو مال نہ دینے کا حکم:

"﴿ وَ لَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّ ارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَ اكْسُوْهُمْ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾"[24]

ترجمہ:"اور کم عقلوں کو ان کے وہ مال نہ دو جسے اللہ نے تمہارے لئے گزر بسر کا ذریعہ بنایا ہے اور انہیں اس مال میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہو"۔

اس آیت میں چند احکام بیان فرمائے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ جن بچوں کی پرورش تمہارے ذمہ ہے اور ان کا مال تمہارے پاس ہے اور وہ بچے اتنی سمجھ نہیں رکھتے کہ مال کا مَصرف پہچانیں بلکہ وہ اسے بے محل خرچ کرتے ہیں اور اگر ان کا مال اُن پر چھوڑ دیا جائے تو وہ جلد ضائع کر دیں گے حالانکہ مال کی بہت اہمیت ہے کہ اسی کے ساتھ زندگی کی بقا ہے لٰہذا جب تک مال کی اچھی طرح سمجھ بوجھ انہیں حاصل نہ ہو جائے تب تک ان کے مال ان کے حوالے نہ کرو بلکہ ان کی ضروریات جیسے کھانے پینے اور پہننے کے اخراجات وغیرہ اِن کے مال سے پورے کرتے رہو۔ البتہ ان سے اچھی بات کہتے رہو جس سے اِن کے دل کو تسلی رہے اور وہ پریشان نہ ہوں مثلاً ان سے کہو کہ بھائی! مال تمہارا ہی ہے اور جب تم ہوشیار، سمجھدار ہو جاؤ گے تو یہ تمہارے حوالے کر دیا جائے گا۔[25]

---

[23] Al-Nisā', 1:4.

[24] Al-Nisā', 5:4.

[25] ' Abdullah Abū Ahmad al-Nasafī, Tafsīr Madārik, Surah Al-Nisā', Ayat 5, 201.

میراث کی تقسیم کے متعلق موضوع:

اللہ پاک نے سورہ نساء میں فرمایا:

"﴿ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۤ-لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ-فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ-وَ اِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ-وَ لِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ-فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ-فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ-اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ-فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ-اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا O وَ لَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ-فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ-وَ لَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ-فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ-وَ اِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّ لَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ-فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ۙ-غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ-وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ-وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ؕ ﴾"[26]

ترجمہ: "اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے، بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے پھر اگر صرف لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کے لئے ترکے کا دو تہائی حصہ ہوگا اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کے لئے آدھا حصہ ہے اور اگر میت کی اولاد ہو تو میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لئے ترکے سے چھٹا حصہ ہوگا پھر اگر میت کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کے لئے تہائی حصہ ہے پھر اگر اس (میت) کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ ہوگا، (یہ سب احکام) اس وصیت (کو پورا کرنے) کے بعد (ہوں گے) جو وہ (فوت ہونے والا) کر گیا اور قرض (کی ادائیگی) کے بعد (ہوں گے۔) تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تمہیں معلوم نہیں کہ ان میں کون تمہیں زیادہ نفع دے گا، (یہ) اللہ کی طرف سے مقرر کردہ حصہ ہے۔ بیشک اللہ بڑے علم والا، حکمت والا ہے۔

اور تمہاری بیویاں جو (مال) چھوڑ جائیں اگر ان کی اولاد نہ ہو تو اس میں سے تمہارے لئے آدھا حصہ ہے، پھر اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہارے لئے چوتھائی حصہ ہے۔ (یہ حصے) اس وصیت کے بعد (ہوں گے) جو انہوں نے کی ہو اور قرض (کی ادائیگی) کے بعد (ہوں گے) اور اگر تمہارے اولاد نہ ہو تو تمہارے ترکہ میں سے عورتوں کے لئے چوتھائی حصہ ہے، پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں حصہ ہے (یہ حصے) اس وصیت کے بعد (ہوں گے) جو وصیت تم کر جاؤ اور قرض (کی ادائیگی) کے بعد (ہوں گے۔) اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ تقسیم کیا جانا ہو جس نے ماں باپ اور اولاد (میں سے) کوئی نہ چھوڑا اور (صرف) ماں کی طرف سے اس کا ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ ہوگا پھر اگر وہ (ماں کی طرف والے) بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہوں گے (یہ دونوں صورتیں بھی) میت کی اس وصیت اور قرض (کی ادائیگی) کے بعد ہوں گی جس (وصیت) میں اس نے (ورثاء کو) نقصان نہ پہنچایا ہو۔ یہ اللہ کی طرف سے حکم ہے اور اللہ بڑے علم والا، بڑے حلم والا ہے"۔

---

[26]Al-Nisā’, 11-12:4.

"﴿وَ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَ الَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا﴾"[27]

ترجمہ: "اور ماں باپ اور رشتے دار جو کچھ مال چھوڑیں ہم نے سب کے لئے (اُس مال میں) مستحق بنا دیے ہیں اور جن سے تمہارا معاہدہ ہو چکا ہے انہیں ان کا حصہ دو۔ بیشک اللہ ہر شے پر گواہ ہے"۔

مسئلہ وراثت سے لاعلمی کے عصر حاضر میں بُرے نتائج:

آج کل کے دور میں وراثت کی تقسیم کے معاملے میں کافی لاعلمی کا مظاہرہ کچھ یوں کیا جاتا ہے کہ اصل حقدار کو پورا حق ملنا مشکل اور دنیاوی طور پہ طاقت ور کیلئے مال بٹورنا آسان ہو گیا ہے۔

وراثت کے احکام میں کافی تفصیل ہے، انہیں جب تک باقاعدہ کسی کے پاس بیٹھ کر مشق کے ذریعے حل نہ کیا جائے تب تک سمجھنا مشکل ہے اس لئے انہیں سمجھنے کیلئے باقاعدہ کسی علم میراث کے عالم کے پاس بیٹھ کر سمجھیں۔ یہاں آیات مبارکہ کی تفسیر کے پیشِ نظر آیات میں مذکور ورثاء کی مکمل صورتیں تحریر کر دی ہیں۔ انہیں دیکھ لیں لیکن یہ یاد رکھیں کہ یہاں بیان کردہ حصوں کے ساتھ بہت سے اصول و قواعد کو ملا کر میراث کا مسئلہ حل کیا جاتا ہے۔ لہٰذا مزید تفصیلات کیلئے میراث کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ نیز یہاں تفسیر میں تمام ورثاء کے حالات بیان نہیں کئے گئے بلکہ صرف ان کے بیان کئے ہیں جن کی صورت یہاں آیات میں مذکور ہے۔

اگر ہم ان اصولوں کو نہیں سمجھیں گے تو پھر معاشرے میں نظر آتے بھائیوں کے قتل کی خبریں۔۔۔

خاندانوں کی لڑائیوں کے واقعات۔۔۔

لڑائی جھگڑوں کا طول پکڑ کر مال و دولت پہ ناجائز قبضے کی صورت بننا۔۔۔

یہ سارے بڑے نتائج اس لئے واقع ہوتے ہیں قرآنی فیصلے کے مطابق ہم وارثت کی تقسیم پہ عمل پیرا نہیں ہوتے۔

دو اہم اصول جو کثیر مسائل پہ منطبق ہوتے ہیں:

"﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ(13) وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾"[28]

ترجمہ: "یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرے تو اللہ اسے جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ ہمیشہ ان میں رہیں گے، اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی (تمام) حدوں سے گزر جائے تو اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں (وہ) ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے رسوا کُن عذاب ہے"۔

وراثت کے مسائل کو اللہ تعالیٰ نے اپنی حدود قرار دیا اور ان کے توڑنے کو اللہ کی حدیں توڑنا قرار دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ میراث کی تقسیم میں ظلم کرنا عذابِ الٰہی کا باعث ہے۔ اس سے ان مسلمانوں کو عبرت پکڑنی چاہیے جو لڑکیوں یا دوسرے وارثوں کو

---

[27] Al-Nisā', 33:4.

[28] Al-Nisā', 12-13:4.

وراثت سے محروم کرتے ہیں۔حدیث مبارکہ ہے" جو اپنے وارث کو میراث سے محروم کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے جنت میں اس کے حصے سے محروم کردے گا۔[29]

اس آیت کو علمائے کرام نے ایک اصول کے طور پہ بھی مانا ہے۔یعنی جتنے بھی حرام کام ہیں وہ سب اللہ کی حدود ہیں، اللہ نے ان تک پہنچنے کو منع کیا ہے۔جو ان کو کرے گا وہ سزا کا مرتکب پائے گا۔لہذا اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت کرنا ہی اللہ کی حدود کی پاسداری کرنا ہے۔

عصرِ حاضر کے تناظر میں حدود اللہ کو یوں دیکھا جا سکتا ہے:

اپنی دُکان چلانے کیلئے کسی کی دوکان کو گھٹیا قرار دے کر گاہک کو اپنی طرف پھیرنا۔۔اپنی اس حد سے نکلنا ہے جو اللہ نے تقسیمِ رزق میں ہر انسان کیلئے الگ الگ مقرر کی ہے۔

لوگوں کی سامنے کسی مسلمان کے عیبوں کو بیان کرتے ہوئے اسکی عزت کو تار تار کرنا۔۔اپنی اُس حد سے نکلنا ہے جو اللہ نے اس کیلئے کسی مسلمان بھائی کے عیب چھپانے کی صورت میں مقرر فرمائی۔

بلاوجہ کسی ملازم، پڑوسی، شاگرد وغیرہ کسی بھی ماتحت سے حسن سلوک کی حد سے نکل کر اس سے بدسلوکی کرنا۔۔

یہ سب عصرِ حاضر میں نظر آنے والی منفی صورتیں ہیں۔

زنا کے ثبوت اور اُس سے توبہ کرنے کا موضوع:

اللہ پاک نے سورہ نساء میں فرمایا:

"﴿ وَ الّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآىٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْۚ-فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰى یَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا﴾"[30]

ترجمہ:"اور تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کریں ان پر اپنوں میں سے چار مردوں کی گواہی لو پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو ان عورتوں کو گھر میں بند کردو یہاں تک کہ موت ان (کی زندگی) کو پورا کردے یا اللہ ان کے لئے کوئی راستہ بنادے"۔

مسلمانوں میں سے جو عورتیں زنا کا اِرتِکاب کریں ان کے بارے حکم دیا گیا کہ ان پر زنا کے ثبوت کیلئے چار مسلمان مردوں کا گواہ ہونا ضروری ہے جو عورتوں کے زنا پر گواہی دیں۔اور ایک قول یہ ہے کہ یہاں حکام سے خطاب ہے یعنی وہ چار مردوں سے گواہی سنیں۔[31]

"﴿ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ فَاُولٰٓىٕكَ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْؕ-وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا﴾"[32]

---

[29]Muhammad bin Yazīd Ibn Majjah, Al-Sunan, Kitāb al-Waṣāya, Bāb Al-Haif Fī al-Waṣiyyah, Hadith no: 2703, 304/3.

[30] Al-Nisā', 15:4.

[31] ' Alā' Ud-Dīn Khāzin, Tafsīr Khāzin, Surah Al-Nisā', Ayat 4, 344/1.

[32]Al-Nisā', 17:4.

ترجمہ:" وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کر لیا ہے وہ انہیں کی ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھیں پھر تھوڑی دیر میں توبہ کر لیں ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے"۔

اسلام میں توبہ کا قانون بنانا عین حکمت و علم پر مبنی ہے۔ جن دینوں میں توبہ نہیں ان کے ماننے والے گناہ پر زیادہ دلیر ہوتے ہیں کیونکہ مایوسی جرم پر دلیر کر دیتی ہے اور معافی کی امید توبہ پر ابھارتی ہے۔ جس شخص کو پھانسی کی سزا سنادی گئی ہو اسے سب سے جدا قید میں رکھا جاتا ہے تاکہ کسی اور کو قتل نہ کر دے کیونکہ وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو چکا ہے اور جسے ایک مقررہ مدت تک سزا کے بعد رہائی کا حکم ہو اسے دیگر مجرموں کے ساتھ قید میں رکھا جاتا ہے، اس سے یہ خطرہ نہیں ہوتا کیونکہ اسے رہائی کی امید ہے۔

عصرِ حاضر میں زنا کے مسئلے کو سی سی ٹی وی کیمرے۔۔ موبائل تصاویر یا وڈیو۔۔ یا کسی ٹیکنالوجی سے ثابت کرنے کا مسئلہ اس سے نکلنے والے جدید مسئلہ ہے جو کہ علماء کرام کیلئے کثیر البحث موضوع ہے۔ ہمیں اس میں اپنی فلسفے کی آڑ میں نتیجہ بتانے کے بجائے علماءِ کرام سے رجوع کرنا چاہیئے۔

ناجائز طریقوں سے مال لینے کے احکام:

اللہ پاک سورہ نساء میں ارشاد فرماتا ہے:

"﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ- وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ-اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا﴾" [33]

ترجمہ:" اے ایمان والو! باطل طریقے سے آپس میں ایک دوسرے کے مال نہ کھاؤ البتہ یہ (ہو) کہ تمہاری باہمی رضامندی سے تجارت ہو اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو۔ بیشک اللہ تم پر مہربان ہے"۔

نکاح کے ذریعے نفس میں تصرف کی وضاحت کے بعد اب مال میں تصرف کا شرعی طریقہ بیان کیا جا رہا ہے، اس آیت میں باطل طریقے سے مراد وہ طریقہ ہے جس سے مال حاصل کرنا شریعت نے حرام قرار دیا ہے جیسے سود، چوری اور جوئے کے ذریعے مال حاصل کرنا، جھوٹی قسم، جھوٹی وکالت، خیانت اور غصب کے ذریعے مال حاصل کرنا اور گانے بجانے کی اجرت یہ سب باطل طریقے میں داخل اور حرام ہے۔ یونہی اپنا مال باطل طریقے سے کھانا یعنی گناہ و نافرمانی میں خرچ کرنا بھی اس میں داخل ہے۔[34]

"﴿ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ نَارًاؕ-وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا﴾" [35]

ترجمہ:" اور جو ظلم و زیادتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اسے آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے"۔

یہاں ظلم و زیادتی کی قید اس لئے لگائی کہ جن صورتوں میں مومن کا قتل جائز ہے اس صورت میں قتل کرنا جرم نہیں جیسے مُرْتَد کو سزا میں یا قاتل کو قصاص میں یا شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنے میں یا ڈاکو کو مقابلے یا سزا میں یا باغیوں کو لڑائی میں قتل کرنا یہ سب حکومت کیلئے جائز ہے بلکہ حکومت کو اس کا حکم ہے۔ قتل کے بارے میں مزید تفصیل سورہ مائدہ کی متعدد آیات کے تحت آئے گی۔

---

[33] Al-Nisā', 29:4.

[34] 'Alā' Ud-Dīn Khāzin, Tafsīr Khāzin, Surah Al-Nisā', Ayat 29, 370/1.

[35] Al-Nisā', 30:4.

عصرِ حاضر میں ناجائز طریقوں سے مال لینے کے مختلف طریقے رائج ہیں جیسا کہ

1) رشوت۔۔۔

2) بینک میں سودی کاروبار۔۔۔

3) لکی کمیٹی جیسی بُری کیمٹیوں میں حصہ لینا۔۔۔

4) بِٹ کوئن، ٹریڈنگ میں موجودہ طریقے کے مطابق حصہ لینا۔۔

آج کے دور میں مال کمانے کے ناجائز صورتوں میں چند صورتیں ہیں۔

زوجین کے حقوق کے احکام:

"﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْؕ-فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُؕ-وَ الّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْهُنَّۚ-فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًاؕ-اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیًّا كَبِیْرًا﴾ " [36]

ترجمہ:"مرد عورتوں پر نگہبان ہیں اس وجہ سے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس وجہ سے کہ مرد عورتوں پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو نیک عورتیں (شوہروں کی) اطاعت کرنے والی (اور) ان کی عدم موجودگی میں اللہ کی حفاظت و توفیق سے حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور (نہ سمجھنے کی صورت میں) ان سے اپنے بستر الگ کرلو اور (پھر نہ سمجھنے پر) انہیں مارو پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرلیں تو (اب) ان پر (زیادتی کرنے کا) راستہ تلاش نہ کرو۔ بیشک اللہ بہت بلند، بہت بڑا ہے"۔

"﴿ وَ اِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَاۚ-اِنْ یُّرِیْدَاۤ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَاؕ-اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا﴾ " [37]

ترجمہ:"اور اگر تم کو میاں بیوی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک مُنصِف مرد کے گھر والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک مُنصِف عورت کے گھر والوں کی طرف سے (بھیجو) یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان کے درمیان اتفاق پیدا کردے گا۔ بیشک اللہ خوب جاننے والا، خبردار ہے"۔

حضرت سعد بن ربیع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی بیوی حبیبہ کو کسی خطا پر ایک طمانچہ مارا جس سے ان کے چہرے پر نشان پڑ گیا، یہ اپنے والد کے ساتھ حضور سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں اپنے شوہر کی شکایت کرنے حاضر ہوئیں۔ سرورِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قصاص لینے کا حکم فرمایا، تب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قصاص لینے سے منع فرمادیا۔[38]

عصرِ حاضر میں ہمیں یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ

---

[36] Al-Nisā', 34:4.

[37] Al-Nisā', 35:4.

[38] Hussain bin Mas'ūd baghvī, Tafsīr Baghvī, Surah Al-Nisā', Ayat 34, 335/1.

عورت کی ضروریات، اس کی حفاظت، اسے ادب سکھانے اور دیگر کئی امور میں مرد کو عورت پر تَسَلُّط حاصل ہے گویا کہ عورت رعایا اور مرد بادشاہ، اس لئے عورت پر مرد کی اطاعت لازم ہے، اس سے ایک بات یہ واضح ہوئی کہ میاں بیوی کے حقوق ایک جیسے نہیں بلکہ مرد کے حقوق عورت سے زیادہ ہیں اور ایسا ہونا عورت کے ساتھ ناانصافی یا ظلم نہیں بلکہ عین انصاف اور حکمت کے تقاضے کے مطابق ہے۔

حقوقِ عامہ کا خیال کرنے کا حکم:

"﴿ وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْــٴًـا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِۙ-وَ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْؕ-اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا﴾" [39]

ترجمہ: "اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور قریب کے پڑوسی اور دور کے پڑوسی اور پاس بیٹھنے والے ساتھی اور مسافر اور اپنے غلام لونڈیوں (کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔) بیشک اللہ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو متکبر، فخر کرنے والا ہو"۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ اور بندوں دونوں کے حقوق کی تعلیم دی گئی ہے، اللہ تعالیٰ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرایا جائے۔

بندوں کے حقوق عصرِ حاضر میں کچھ یوں بھی سمجھے جاتے ہیں:

کسی جگہ سیکیورٹی کرتے ہوئے عوام کیساتھ برابری کا سلوک کرنا۔۔

کسی بھی ادارے یا تحصیلِ حقوق کیلئے لائن میں لگے افراد میں برابری اس انداز میں کرنا کسی نام ور یا طاقت ور کو لائن کے پچھلے حصے سے بغیر اسکی باری آئے اسکو پہلا نمبر دِلانا یہ حقوقِ عامہ کی تلفی ہے۔۔ جو کہ شرعاً ممنوع ہے۔

مال خرچ کرنا، بخل نہ کرنے کا حکم:

"﴿الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَ یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَ یَكْتُمُوْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖؕ-وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا﴾" [40]

ترجمہ: "وہ لوگ جو خود بخل کرتے ہیں اور دیگر لوگوں کو بخل کا کہتے ہیں اور اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اسے چھپاتے ہیں (ان کے لئے شدید وعید ہے) اور کافروں کے لئے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے"۔

"﴿ وَ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ-وَ مَنْ یَّكُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا﴾" [41]

ترجمہ: "اور وہ لوگ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور نہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور نہ ہی آخرت کے دن پر (توان کے لئے شدید وعید ہے۔) اور جس کا ساتھی شیطان بن جائے تو کتنا برا ساتھی ہو گیا"۔

---

[39] Al-Nisā’, 35:4.

[40] Al-Nisā’, 37:4.

[41] Al-Nisā’, 38:4.

"﴿ وَ مَا ذَا عَلَيۡهِمۡ لَوۡ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَ الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ اَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِهِمۡ عَلِيۡمًا﴾"[42]

ترجمہ: "اور اگر وہ اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور اللہ کے دیے ہوئے رزق میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے تو ان کا کیا نقصان تھا اور اللہ انہیں جانتا ہے"۔

"﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظۡلِمُ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَ اِنۡ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفۡهَا وَ يُؤۡتِ مِنۡ لَّدُنۡهُ اَجۡرًا عَظِيۡمًا﴾"[43]

ترجمہ: "بیشک اللہ ایک ذرہ برابر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو وہ اسے کئی گنا بڑھا دیتا ہے اور اپنے پاس سے بہت بڑا ثواب عطا فرماتا ہے"۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ جو نعمت عطا فرمائے اسے اچھی نیت کے ساتھ موقع محل کی مناسبت سے حکمت کو سامنے رکھتے ہوئے ظاہر کرنا چاہیے۔ حضرت ابو الاحوص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، میرے والد پَراگندہ بال اور ناپسندیدہ ہیئت میں سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کیا تیرے پاس مال نہیں؟ عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، مجھے اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کا مال عطا فرمایا ہے۔ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کو جب کوئی نعمت عطا فرمائے تو اس کا اثر بندے پر دیکھنا پسند فرماتا ہے۔[44]

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

"﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَـكُمۡ بَيۡنَكُمۡ بِالۡبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَ تِجَارَةً عَنۡ تَرَاضٍ مِّنۡكُمۡ ۚ وَ لَا تَقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمۡ رَحِيۡمًا﴾"[45]

ترجمہ: "اے ایمان والو! باطل طریقے سے آپس میں ایک دوسرے کے مال نہ کھاؤ البتہ یہ (ہو) کہ تمہاری باہمی رضامندی سے تجارت ہو اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو۔ بیشک اللہ تم پر مہربان ہے"۔

امانت کی حفاظت کرنے کا حکم:

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

"﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُكُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهۡلِهَا ۙ وَ اِذَا حَكَمۡتُمۡ بَيۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡكُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمۡ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيۡعًۢا بَصِيۡرًا﴾"[46]

ترجمہ: "بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں ان کے سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو بیشک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے، بیشک اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے"۔

---

[42]Al-Nisā', 39:4.
[43]Al-Nisā', 39:4.
[44]Ahmad bin Hanbal, Musnad, Hadith No: 15892, 386/5.
[45] Al-Nisā', 29:4.
[46] Al-Nisā', 58:4.

سورۃ النساء کے وہ دو اصول جو پورے دین کے احکام جاری کرتے ہیں:

اللہ پاک فرماتا ہے:

"﴿ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ O وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا ۪ وَ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴾"[47]

ترجمہ: "یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرے تو اللہ اسے جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ ہمیشہ ان میں رہیں گے، اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی (تمام) حدوں سے گزر جائے تو اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں (وہ) ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے رسوا کُن عذاب ہے"۔

نبی ﷺ کی اطاعت کا حکم:

جو شخص بھی انبیاء کرام ورسل عظام کی اتباع کرے گا تو وہ جنت کا وارث بنے گا، بصورتِ دیگر قیامت والے دن اس کا محاسبہ ہو گا۔ قرآنِ مقدس میں اللہ تعالیٰ نے رسولوں کی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"﴿ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴾"[48]

ترجمہ: "اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے تو اے حبیب! تمہاری بارگاہ میں حاضر ہو جاتے پھر اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (بھی) ان کی مغفرت کی دعا فرماتے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان پاتے"۔

یہاں رسولوں کی تشریف آوری کا مقصد بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسولوں کو بھیجتا ہی اس لئے ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے ان کی اطاعت کی جائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ اَنبیاء و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو معصوم بناتا ہے کیونکہ اگر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خود گناہوں کے مُرتکِب ہوں گے تو دوسرے ان کی اطاعت و اِتّباع کیا کریں گے۔ رسول کی اطاعت اس لئے ضروری ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کا طریقہ ہی رسول کی اطاعت کرنا ہے۔ اس سے ہٹ کر اطاعتِ الٰہی کا کوئی دوسرا طریقہ نہیں لہٰذا جو رسول کی اطاعت کا انکار کرے گا وہ کافر ہو گا اگرچہ ساری زندگی سر پر قرآن اٹھا کر پھرتا رہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

"﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًا ﴾"[49]

---

[47] Al-Nisā', 13-14:4.

[48] Al-Nisā', 64:4.

[49] Al-Ahzāb, 21:33.

ترجمہ: "(مسلمانو!) تمہارے لیے اللہ کے رسول (کی ذات) میں بہترین نمونہ ہے، جو بھی اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بکثرت یاد کرتا ہو"۔

نمونہ اس چیز کو کہا جاتا ہے جس کو اپنے سامنے رکھ کر اس کے سانچے میں دوسری چیز کو ڈھالا جائے، تو رسول اللہ ﷺ کے نمونہ ہونے کا مطلب یہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کو اپنے سامنے رکھ کر اس کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالا جائے اور ہر معاملے میں ان کی فرمانبرداری کی جائے۔

}وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے۔} آیت کے اس حصے میں اگرچہ ایک خاص واقعے کے اعتبار سے کلام فرمایا گیا، البتہ اس میں موجود حکم عام ہے اور قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو سَروَرِ دوجہاں صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر شفاعت طلب کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔

چنانچہ ارشاد فرمایا کہ اگر یہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو اے حبیب !صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ آپ کی بارگاہ میں آجائیں کہ یہ بارگاہ، رب کریم عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ ہے، یہاں کی رضا، رب عَزَّوَجَلَّ کی رضا ہے اور یہاں کی حاضری، ربِ کریم عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ کی حاضری ہے، یہاں آئیں اور اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنے کے ساتھ حبیبِ ربُّ العٰلَمِین صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں بھی شفاعت کیلئے عرض کریں اور نبی مُکَرَّم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ان کیلئے سفارش فرمادیں تو ان لوگوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت و مغفرت کی بارشیں برسنا شروع ہو جائیں گی اور اس پاک بارگاہ میں آکر یہ خود بھی گناہوں سے پاک ہو جائیں گے۔

"﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا﴾"[50]

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور ان حاکموں کی بھی جو تم میں سے ہوں۔ پھر اگر کسی بات پر تمہارے درمیان جھگڑا پیدا ہو جائے تو اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اس معاملہ کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھیر دو۔ یہی طریقہ کار بہتر اور انجام کے لحاظ سے اچھا ہے"۔

اطاعتِ رسول کی اہمیت اور اس کی فضیلت کا اندازہ اسی بات سے ہی ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی اطاعت کو درحقیقت اپنی اطاعت قرار دیا ہے۔ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے پیغمبر کی اطاعت کرنے والوں کی جزا کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ

"﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾"[51]

---

[50] Al-Nisā', 59:4.

[51] Al-Nisā', 69:4.

"اور جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرتا ہے تو ایسے لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ اور رفیق ہونے کے لحاظ سے یہ لوگ کتنے اچھے ہیں۔"۔

معلوم ہوا کہ عصرِ حاضر میں معاشرے کے حقوق، رشتہ داروں کے حقوق، خصوصاً عورتوں کے حقوق کے متعلق سورۃ النساء کا مطالعہ بہت اہم اور وقت کا تقاضہ ہے۔

خلاصہ:

اس آرٹیکل میں سورہ نساء کے فضائل، مضامین اور ان کی عصر حاضر میں اہمیت پر بات کی گئی ہے۔ سورہ نساء کے تعارف اور فضائل سے آغاز کیا گیا ہے، جس کے بعد اس سورہ کے مختلف مضامین پر تفصیلی بحث کی گئی ہے، جن میں یتیموں کے حقوق، عورتوں کو مہر دینے کے موضوع، عصر حاضر میں حق مہر کا مسئلہ، حقوق نسواں، محرمات عورتوں، رشتہ داری کے حقوق، وراثت کے مسائل، ناجائز طریقوں سے مال لینے کے طریقے، اور سورہ النساء کے وہ اصول جو پورے دین کے احکام کی بنیاد ہیں، شامل ہیں۔ ان تمام موضوعات کو سورہ نساء کی آیات کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ مضامین عصر حاضر کے تناظر میں کس طرح اہمیت رکھتے ہیں۔

سفارشات:

1: موجودہ سماجی مسائل کے ساتھ ربط:

سورہ نساء کی آیات اور ان کے مضامین کو عصر حاضر کے مخصوص سماجی مسائل، جیسے خواتین کے حقوق، یتیموں کی دیکھ بھال، اور وراثت کے مسائل سے جوڑا جا سکتا ہے۔ ان موضوعات کی عملی اہمیت کو نمایاں کرتے ہوئے، عصر حاضر کے تناظر میں اسلامی تعلیمات کی موجودہ اہمیت پر روشنی ڈالی جا سکتی ہے۔

2: تحقیقی مطالعہ کی توسیع:

مختلف علمی تفسیرات اور تحقیقات کو شامل کیا جس کتا ہے جو سورہ نساء کے مضامین کو مختلف زاویوں سے بیان کرتی ہوں۔ اس سے اس موضوع پر تحقیق کی علمی بنیاد مضبوط ہو گی اور قارئین کو مختلف علمی آراء کا موازنہ کرنے کا موقع ملے گا۔

3: معاصر مثالیں اور کیس اسٹڈیز کی شمولیت:

عصر حاضر میں سورہ نساء کی آیات کے اطلاق کی مثالیں اور کیس اسٹڈیز شامل کی جا سکتی ہیں۔ یہ نہ صرف قارئین کی دلچسپی بڑھائے گا بلکہ انہیں یہ بھی سمجھنے میں مدد دے گا کہ یہ تعلیمات عملی طور پر کس طرح لاگو ہوتی ہیں۔

4: بین المذاہب موازنہ:

سورہ نساء کے موضوعات کا بین المذاہب نقطہ نظر سے موازنہ کیا جا سکتا ہے، جیسے کہ خواتین کے حقوق، یتیموں کی دیکھ بھال وغیرہ پر دوسرے مذاہب کیا کہتے ہیں۔ یہ قارئین کو اسلامی تعلیمات کی عالمگیر اہمیت اور مختلف مذاہبی تعلیمات کے مابین مماثلت واختلافات کو سمجھنے میں مدد میں معاون ثابت ہو گا۔